مولانا غلام مصطفےٰ قاسمی
مترجم: رحمت فرخ آبادی ایم اے

سندھ میں علمِ سیرت کی ابتدا اور ارتقا

سیرت جس کی جمع "سیر" ہے، عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لفظی معنی تو عادات اور حالات ہیں، لیکن فنی لحاظ سے "علم السیر" ایک علم ہے، جسے دوسرے معنوں میں "المغازی" بھی کہتے ہیں۔ مغازی کے بارے میں صاحب قاموس علامہ فیروز آبادی لکھتے ہیں کہ یہ غازیوں کے احوال و منقبت کا نام ہے[1]۔

اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمانوں کے پاس قرآن کریم کے علاوہ کوئی دوسری کتاب نہ تھی۔ احادیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے سینوں میں محفوظ تھیں اور چند صحابہ کرام نے بطور یادداشت کچھ احادیث تحریر بھی کی تھیں۔

اموی دورِ خلافت میں خلیفۂ عادل حضرت عمر بن عبدالعزیز کی تحریک اور کوشش سے حدیث کی وسیع پیمانے پر تدوین کے ساتھ ساتھ فن سیرت و مغازی کا سلسلہ بھی شروع ہوا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے سیرت اور مغازی کی حفاظت کے لیے یہ انتظام کیا کہ ایک طرف تو عاصم بن عمر انصاری (متوفی ۱۲۱ھ) کو حکم دیا کہ وہ جامع مسجد دمشق میں سیرت پر درس دیا کریں اور دوسری طرف انھوں نے اس فن کی ترتیب و تدوین کا بھی انتظام فرمایا اور اس کام کے لیے اس دور کے ایک دوسرے عالم امام محمد بن شہاب زہریؒ (متوفی ۱۲۴ھ) کو مغازی پر کتاب لکھنے کے لیے کہا۔ امام محمد بن شہاب زہریؒ نے جو فن حدیث کے امام تھے اور فن سیرت و مغازی پر بھی بہت عبور رکھتے تھے اور مدینہ کے ایک ایک انصاری کے گھر جا کر حدیث رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم معلوم کیا کرتے تھے۔ کئی صحابہ کرام سے اکتسابِ فیض کیا تھا اور مرتبے اور فضیلت کے لحاظ سے وہ تابعی تھے۔

صاحب کتاب روض الانف علامہ سہیلی لکھتے ہیں کہ فن مغازی میں سب سے پہلے جس نے کتاب لکھی، وہ امام زہریؒ ہیں۔ امام زہری بہت سے محدثین کے استاد تھے۔ سیر و مغازی میں ان کے دو شاگرد بہت

---

[1] قاموس فیروز آبادی۔ ص ۷۷۲

مشہور ہیں۔ ایک موسیٰ بن عقبہ اور دوسرے محمد بن اسحاق (متوفی ۱۵۱ھ) یہ حضرت امام مالک کے ہم عصر تھے۔ محمد بن اسحاق کے بارے میں حضرت امام مالک اور ان کے تلامذہ کی رائے کچھ زیادہ اچھی نہیں ہے۔ یہ ان کی مخالفت میں بہت آگے نکل گئے ہیں[۵۲] لیکن دیگر محدثین نے انھیں فن حدیث میں "مدلس" اور فن مغازی میں محقق اور معتبر لکھا ہے۔ انھوں نے بھی کتاب المغازی تصنیف کی۔ چونکہ بعد میں محمد بن شہاب زہری کی کتاب عالم وجود میں نہ رہی، اس وجہ سے حاجی خلیفہ چلپی لکھتے ہیں کہ علم سیر میں سب سے پہلے جس شخص نے کتاب تصنیف کی وہ مشہور امام محمد بن اسحاق ہیں جو فنِ مغازی پر لکھنے والوں کے امام ہیں۔ امام محمد بن اسحاق کی کتاب المغازی کو آگے جاکر ابو محمد عبدالملک بن ہشام حمیری (متوفی ۲۱۸ھ) نے مہذب و منقح کیا اور اس کی ترتیب و تزیین کی۔ اس کتاب کو اب سیرۃ ابن ہشام کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ کتاب اتنی مقبول ہوئی کہ بعد کے علما نے اسے اپنی تحقیق کی بنیاد بنایا۔ عبدالرحمٰن سہیلی (متوفی ۵۸۹ھ) نے اس کتاب کی شرح "الروض الانف" کے نام سے لکھی۔ حنفی علما میں علامہ بدرالدین عینی (متوفی ۸۵۵ھ) نے کشف اللثام کے نام سے سیرۃ ابن ہشام کے ایک حصہ کی شرح لکھی۔ شیخ ابو نصر فتح بن موسیٰ خضراوی (متوفی ۶۶۳ھ) نے سیرۃ ابن ہشام کو منظوم کیا، جو علمی دنیا کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے[۵۳]

امام زہری کے ایک دوسرے شاگرد ہشام بن عروہ تھے، وہ بھی مایہ ناز محدثین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کا انتقال محمد بن اسحاق کی وفات سے چھ سال قبل ہوا تھا۔ محدثین میں وہ بہت ثقہ اور معتبر شمار کیے جاتے ہیں۔ حدیث و سیرت کی بہت سی روایات انھوں نے اپنے والد عروہ سے سن کر بیان کی ہیں۔ اس کے علاوہ بعض روایات انھوں نے محمد بن شہاب زہری سے بھی منسوب کی ہیں۔ ان کے قابلِ اعتماد شاگرد اور راوی دوسری صدی ہجری کے برگزیدہ امام اور محدث، امام ابو معشر نجیح بن عبدالرحمٰن السندھی (متوفی ۱۷۰ھ) تھے۔

۱۔ امام ابو معشر سندھی: سندھ کے وہ اوّلین محدث تھے جنھیں فنِ حدیث و سیرت دونوں

---

۵۲ مولانا حسین احمد۔ تقریر جامع ترمذی

۵۳ کشف الظنون۔ ملا چلپی۔ ص ۱۰۱۲

سے یکساں نسبت تھی۔ انھیں بھی محمد بن اسحاق کی طرح امام السیرۃ والمغازی کے نام یاد کیا جاتا ہے۔
حافظ ابو بکر خطیب بغدادی نے ان کے ترجمے کے ذیل میں لکھا ہے کہ نجیح بن عبدالرحمن سندھی سیرت و مغازی میں تمام لوگوں سے زیادہ علم رکھتے تھے۔ وہ مزید لکھتے ہیں کہ انھوں نے امام سہل بن حنیف کو بھی دیکھا اور محمد بن کعب قرظی، حضرت عبداللہ بن عمر کے آزاد کردہ غلام نافع، سعید مقبری، محمد بن منکدر اور ہشام بن کرد جیسے متبحر محدثین کے حوالے سے حدیث و سیرت پر روایات بیان کیں، اور ان کے حوالے سے ان کے صاحب زادے محمد سندھی، یزید بن ہارون، محمد بن عمر الواقدی اور دوسرے کئی اصحاب علم و فضل نے روایات بیان کی ہیں۔ نجیح اصل میں مدینہ منورہ میں رہائش پذیر تھے لیکن عباسی خلیفہ مہدی انھیں بغداد لے آیا، جہاں اپنی وفات تک ان کا قیام رہا۔[۴۵]

محمد بن ابو معشر سندھی نے کتاب المغازی کو اپنے والد امام ابو معشر سے سنا اور ان کے دو لڑکوں امام داؤد اور امام حسن سندھی نے جو فن حدیث و مغازی کے عالم تھے اپنے باپ سے اس کتاب کو سبقاً سبقاً پڑھا۔ اسی طرح واقدی نے بھی سیرت کی تعلیم کے لیے امام ابو معشر کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کیا تھا۔

امام ابو معشر سندھی کے شاگرد علامہ واقدی کو محدثین کے نزدیک روایتِ حدیث میں ضعیف تصور کیا جاتا ہے لیکن سیرت اور تاریخ نگاری میں اس کی اہمیت سے انکار مشکل ہے۔ اسی طرح صاحب طبقات علامہ ابن سعد کا شمار بھی ان کے ارشد تلامذہ میں ہوتا ہے۔

اس تحقیقی جائزے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فن سیرت نگاری، دوسری صدی ہجری میں عالمِ وجود میں آیا اور ابو معشر نجیح سندھی نے اس فن پر کتاب المغازی لکھی جو ایک سندھی عالم کی فنِ سیرت پر مجموعی طور سے پہلی کتاب ہے۔ افسوس کہ اس وقت یہ کتاب ناپید ہے لیکن اس کی روایات مولف کے تلامذہ کے حلقوں اور ان کی تصانیف میں بکثرت بیان کی گئی ہیں۔

۲۔ مکاتیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت و تبلیغ اسلام کے سلسلے میں جو خطوط تحریر فرمائے تھے، انھیں اس کتاب میں جمع کیا گیا ہے۔ یہ بھی سیرت پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ایک

---

۴۵ تاریخ بغداد از علامہ خطیب بغدادی، جلد سوم، ص ۳۲۶ - ۳۲۷

اہم حصہ ہے۔ اس کتاب کو تیسری صدی کے ایک سندھی عالم امام ابوجعفر محمد بن ابراہیم بن عبداللہ دیبلی نے تالیف کیا ہے۔ یہ بات نہایت مسرت انگیز ہے کہ یہ کتاب زمانے کی دست برد سے محفوظ رہی اور آج ہمارے پاس موجود ہے۔ سندھی ادبی بورڈ نے یہ اہم علمی فیصلہ کیا ہے کہ اس کتاب کا اصل مخطوطہ اور اس کا سندھی ترجمہ جلد از جلد شائع کیا جائے۔ یہ خدمت اس احقر (یعنی علامہ مصطفےٰ قاسمی) کے سپرد کی گئی ہے اور اس کا ترجمہ پہلے ہی مولانا عبدالرشید نعمانی کے حوالے کیا جاچکا ہے۔

۳۔ **قوت العاشقین سندھی** : یہ کتاب مخدوم ہاشم ٹھٹھوی نے ۱۱۲۷ھ میں تالیف کی۔ سندھی علما سے منسوب سیرت پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ تیسری قدیم کتاب ہے جو سندھ کے عظیم محقق اور عالم مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی نے منظوم تحریر کی ہے۔ اس کتاب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزوں پر تحقیق کی گئی ہے اور اس طرح ایک سو ساٹھ معجزے پوری تحقیق اور اسناد کے حوالوں کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔

اس کتاب کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں مخدوم صاحب نے کئی جگہ اپنے عربی نعتیہ قصائد اور مناجات کو بھی درج کیا ہے اور اس طرح یہ کتاب سندھ کے دینی ادب میں کافی اہمیت کی حامل ہے، اسی طرح کئی مقامات پر عشرہ مبشرہ اور دیگر صحابہ کرام کی سیرت و فضیلت پر صحیح احادیث درج کرکے انھیں قاری کے ذہن نشین کرایا ہے۔ یہ کتاب ۳۰۰ صفحات پر مشتمل ہے اور اسے کراؤن سائز میں مسلم ادبی پریس حیدرآباد سندھ نے ۱۹۵۰ء میں شائع کیا ہے۔

۴۔ **بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ (عربی)** : یہ کتاب بھی مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی کی تحریر کردہ ہے اور سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ہے اور کافی تحقیقی انداز میں لکھی گئی ہے۔ اس کتاب کے متعلق اگر یہ کہا جائے کہ عالم اسلام میں یہ کتاب اپنی نہج پر منفرد اور واحد ہے تو مبالغہ نہ ہوگا۔ یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ حصہ اول ہجرت سے پہلے کے دور سے متعلق ہے اور حصہ دوم ہجرت کے بعد کے دور کے حالات و واقعات پر مشتمل ہے۔ حصہ دوم کو تین ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس حصے میں غزوات، سرایا اور دیگر واقعات درج کیے ہیں۔ مخدوم صاحب نے اس کی تالیف کی ۵ ذی الحج ۱۱۶۷ھ کو ابتدا کی اور ۹ شوال ۱۱۶۹ھ کو اسے مکمل کیا۔ سیرۃ النبی پر یہ اہم ترین کتاب مخدوم امیر احمد صاحب مرحوم کے مقدمہ و تحقیق اور حواشی کے ساتھ سندھی ادبی بورڈ نے شائع کی ہے۔ اس کا سندھی ترجمہ بھی تیاری کے

آخری مراحل میں ہے اور جلد ہی شائع ہوگا۔

۵۔ قمر المنیر : یہ کتاب سندھی نظم میں ہے اور اس کے مصنف مخدوم عبداللہ نریی کچھ والے ہیں۔ مخدوم عبداللہ نریی سندھی ادب کے ایک بہت بڑے محسن ہیں۔ انھوں نے کنز العبرت اور خزانۂ عظیم وغیرہ جیسی ہزاروں صفحات پر مشتمل سندھی اور اسلامی کتب لکھیں، لیکن افسوس یہ ہے کہ سندھی ادب کے ایسے عظیم محسن کے صحیح حالات بھی دستیاب نہیں ہیں اور ان کی تمام تصانیف کو میون ابوالحسن ٹھٹھوی کے ایک عزیز مخدوم عبداللہ واعظ کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے، جب کہ مخدوم عبداللہ نے اپنی تصانیف میں نہ صرف اپنا نام بلکہ سنِ تصنیف بھی دیا ہے اور اس کے ساتھ اپنے پدرِ بزرگوار کا نام بھی لکھا ہے۔ مخدوم عبداللہ نے یہ کتاب ۱۱۰۸ھ کے بعد تصنیف کی ہے جب کہ مخدوم عبداللہ واعظ ٹھٹھوی اس سے کافی عرصہ قبل ہی انتقال کر گئے تھے۔ اس بارے میں، میں نے (یعنی غلام مصطفےٰ قاسمی نے) کنز العبرت کے مقدمے میں کافی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ بہر حال اس کتاب میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ حمیدہ کے ساتھ ان کے معجزوں کا بھی بیان ہے۔ یہ کتاب ۲۷۸ صفحات پر مشتمل ہے اور ڈیمی سائز میں بمبئی سے شائع ہو چکی ہے۔

۶۔ بدرِ منیر : یہ کتاب بھی سیرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہے اور اسے بھی مخدوم عبداللہ نریی والے نے اپنی پہلی کتاب قمر منیر کی نہج پر ہی لکھا ہے۔

۷۔ شمائل نبوی ـــ سندھی منظوم : تالیف مخدوم عبدالسلام :۔ اس سے قبل جن کتابوں کا تذکرہ کیا گیا ہے، وہ کتابیں وہ ہیں جو سندھ میں سیرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اصل تصانیف کا درجہ رکھتی ہیں۔ مذکرہ کتاب تیسری صدی ہجری کے مشہور محدث امام ترمذی کی شمائل نبویؐ عربی کا منظوم سندھی ترجمہ ہے۔ اصل کتاب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ، اسوۂ حسنہ اور اخلاق وعادات پر دنیا کی مستند ترین کتاب ہے اور عربی مدارس کے نظام میں بھی داخل ہے، اس کتاب کی کئی شرحیں عربی میں لکھی گئیں اور اس کے علاوہ دوسری زبانوں میں بھی اس کے تراجم ہوئے۔ یہ منظوم ترجمہ "لاڑی سندھی" میں مخدوم عبدالسلام نے ۱۱۹۷ھ میں کیا۔ اس کا مطبوعہ نسخہ ڈیمی سائز میں ۲۰۰ صفحات پر مشتمل ہے اور بمبئی سے شائع ہو چکا ہے۔

۸۔ شمائلِ نبوی ـ سندھی ترجمہ : اس کے مترجم مولانا محمد کھنوی ہیں۔ یہ ترجمہ سندھی

نثر میں ہے اور ابھی تک غیر مطبوعہ ہے۔ مولانا محمد بھنوی فاضل دیوبند اور عربی، فارسی اور سندھی کے ایک اچھے ادیب اور شاعر تھے، ان کے کئی قصائد ان زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں، وہ رسالہ توحید کراچی کے لیے جو مولانا دین محمد وفائی کی زیر ادارت نکلتا تھا خاص طور پر شعر کہتے تھے اور راقم الحروف (غلام مصطفیٰ قاسمی) کے بہت گہرے دوست تھے۔ انھوں نے شمائل نبوی کا یہ ترجمہ مجھے دکھایا تھا جو نہایت عمدہ ہے۔ مولانا صاحب کا انتقال تین چار سال قبل ہوا ہے۔

۹۔ شمائل نبوی ۔۔ سندھی ترجمہ: اس کے مترجم مولانا عبد الکریم صاحب بیر شریف والے ہیں۔ یہ صرف ترجمہ ہی نہیں ہے بلکہ شمائل نبوی کی سندھی نثر میں مفصل عالمانہ شرح ہے۔ مولوی عبد الکریم صاحب نہ صرف علوم ظاہری کے ہی عالم ہیں بلکہ سندھ میں قادریہ راشدیہ سلسلے کے پیر طریقت بھی ہیں۔ یہ ترجمہ دو دفعہ شائع ہوا ہے اور اب نایاب ہے۔

۱۰۔ پیغمبر اسلام: (سندھی میں اس کتاب کا نام اسلام جو پیغمبر ہے) اس کے مصنف ہوتچند ڈیومل گلتیانی ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ پر نہ صرف مسلمان عالموں نے بلکہ غیر مسلموں نے بھی کافی کچھ لکھا ہے۔ سندھ کے ہندو جو یہاں کے کئی اولیا اور صوفیا کے مرید تھے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وصلوٰۃ پڑھتے تھے اور انھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی عقیدت تھی۔ سندھ کے قدیم شہروں جھوک، درازا اور نوشہرہ کی درگاہیں اس کے لیے کافی ثبوت فراہم کرتی ہیں۔ یہ کتاب اسی جذبے کے تحت سندھ کے ایک ہندو عالم کی تحریر کردہ اور ۴۶ صفحات پر مشتمل کافی عرصہ قبل شائع ہوئی تھی۔

۱۱۔ حضرت محمد مصطفیٰؐ: تالیف مولانا دین محمد وفائی ۔ مطبوعہ ۱۹۳۰ء۔ مولانا دین محمد وفائی سندھی کے ایک بہترین ادیب اور عالم تھے، ان کا طرز تحریر نہایت درجہ سادہ اور عام فہم تھا۔ یہ سیرت مجمل انداز میں لکھی گئی ہے اور اس کے ۹۲ صفحات ہیں۔

۱۲۔ حیات النبیؐ: تالیف حکیم فتح محمد سیوہانی۔ حکیم صاحب کے طرز تحریر کا، مولانا ابو الکلام آزاد کی طرح ایک خاص انداز تھا، انھوں نے کافی تفصیل سے یہ کتاب لکھی ہے اور اسے سندھی ادبی بورڈ نے شائع کیا ہے۔

۱۳۔ اخلاق محمدیؐ: یہ کتاب بھی حکیم فتح محمد سیوہانی کی تحریر کردہ ہے اور اصل میں ان کی مولود

کتاب حیات النبی کا دوسرا حصہ ہے - یہ کتاب کافی عرصہ قبل شائع ہوئی تھی اور اب اسی سال سندھی ادب بورڈ نے سیرۃ النبی پر اس اہم کتاب کو حکیم صاحب مرحوم کے فرزند حکیم محمد احسن سے حاصل کرکے دوبارہ عمدہ ٹائپ اور گٹ اپ کے ساتھ شائع کیا ہے -

۱۴- ہمارے پیارے آقاؐ (سندھی) : تالیف مخدوم محمد صالح کھٹی، ۹۶ صفحات، کراؤن سائز کافی عرصہ قبل شائع ہوئی -

۱۵- ہمارے پیارے نبیؐ : تالیف قاضی عبدالرزاق، ۱۸۴ صفحات - ۱۹۵۰ء میں شائع ہوئی -

۱۶- انیس العاشقین عرف معجزات : مرتبہ سید حسن علی شاہ - ۱۷۶ صفحات پر مشتمل ہے -

۱۷- حالات نبویؐ : مرتبہ علی خان ابڑو - ۶۴ صفحات، کراؤن سائز میں طبع ہوئی -

۱۸- رسول کریمؐ : تالیف میر گل حسن، ۱۷۲ صفحات، کراؤن سائز میں طبع ہوئی -

۱۹- رسول مقبولؐ : مرتبہ حبیب اللہ بھٹو - ۱۴۴ صفحات پر مشتمل ہے -

۲۰- سیرت النبیؐ : جلد اول و دوم - تالیف مولانا فضل احمد غزنوی - ۴۵۴ صفحات پر مشتمل ہے -

۲۱- سیرت رسولؐ : مرتبہ مولوی نثار احمد - ۵۵ صفحات پر مشتمل ہے -

۲۲- سیرۃ مصطفیٰؐ : تالیف مولانا محمد عظیم شیدا - مولانا شیدا سندھ کے ایک بلند مرتبہ عالم اور شاعر ہیں) - انھوں نے نہایت عقیدت سے اور کافی مفصل یہ کتاب لکھی ہے - اس کتاب کے مسودے پہ مخدوم امیر احمد مرحوم نے نظر ثانی کی تھی اور اس کتاب کے بارے میں اپنی عالمانہ رائے دی، اس کتاب کو عمدہ طریقے پر سندھی ادبی بورڈ نے شائع کیا ہے -

۲۳- محسن اعظم اور محسنین (سندھی) : مترجم رشید احمد لاشاری، یہ کتاب اردو میں فقیر وحید الدین نے لکھی اور اس کا سندھی ترجمہ سندھ کے ایک عالم اور شاعر مرحوم رشید احمد لاشاری نے کیا - یہ کتاب ڈیمی سائز میں ۲۰۴ صفحات پر مشتمل اور آرٹ پیپر پر شائع ہوئی ہے -

۲۴- رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم : تالیف علی محمد راشد - سیرت پاک پر یہ کتاب سندھی میں رابطہ عالم اسلامی کے لیے لکھی گئی ہے - کتاب کا انتساب شاہ خالد بن عبدالعزیز کے نام ہے تاریخ تالیف ۲۲ نومبر ۱۹۷۶ء ہے - ابتدا میں عربی قصیدہ اور اس کا آسان سندھی ترجمہ ہے - اس کے بعد تمہید، عظمت، اسوۂ حسنہ، اور ابتدائے آفرینش کے عنوانات کے تحت حضرت آدم علیہ السلام

سے ابتدا کی گئی ہے ۔ ابھی تک صرف جلد اول ہی شائع ہوئی ہے ۔ اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی تک کا حال درج ہے ۔ ۳۲۴ صفحات پر مشتمل ہے اور جگہ جگہ حوالے درج ہیں، زبان سادہ، آسان اور عمدہ ہے ۔ کاغذ اور طباعت کے لحاظ سے آج تک سندھ کے دینی ادب میں ایسی کتاب شائع نہیں ہوئی ہے ۔ کتاب کا سائز ۲۰×۳۰ ہے ۔ مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بڑی محنت کی ہے۔

۲۵۔ سیرۃ طیبۃ ۔ حرم سے حرم تک : مولفہ پروفیسر کریم بخش نظامانی، ناشر سندھ اسلامک پبلی کیشنز حیدرآباد سندھ ۔ سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سندھی میں یہ کتاب آفسٹ پر سول اینڈ ملٹری گزٹ پریس کراچی سے طبع کروا کر حیدرآباد سندھ سے شائع کی گئی ہے ۔ یہ کتاب ڈیمی سائز کے ۲۷۰ صفحات پر مشتمل ہے ۔ اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ کے قبا تک پہنچنے کا حال تفصیل سے دیا گیا ہے اور اس لحاظ سے یہ پہلی جلد ہے ۔ پروفیسر کریم بخش نظامانی صاحب فنِ تقریر میں مہارت تامہ رکھنے کے ساتھ ہی فنِ تحریر کے بھی ایک زبردست شہسوار نظر آتے ہیں ۔ یہ کتاب کافی محنت اور محبت کے جذبے کے تحت لکھی گئی ہے ۔

ادارہ ثقافتِ اسلامیہ کی چند مطبوعات

مجموعہ تفاسیر ابو مسلم اصفہانی از سید نصیر شاہ و محمد رفیع اللہ	قیمت ۵/= روپے
گلستانِ حدیث از مولانا محمد جعفر شاہ پھلواروی	۱۲/= روپے
انتخابِ حدیث از مولانا محمد جعفر شاہ پھلواروی	۲۷/۵۰ روپے
مقامِ سنت از مولانا محمد جعفر شاہ پھلواروی	۲/۵۰ روپے
معارف الحدیث از مولانا محمد جعفر شاہ پھلواروی	۱۳/= روپے
مسئلہ اجتہاد از مولانا محمد حنیف ندوی	۵/= روپے
اجتہادی مسائل از مولانا محمد جعفر شاہ پھلواروی	۶/= روپے
کمرشل انٹرسٹ کی فقہی حیثیت از مولانا محمد جعفر شاہ پھلواروی	۳/= روپے